5595 ۔ ماہواری کے ایام کی تحدید

سوال

حیض کے خاتمہ کے بعد عورت نماز کی ادائیگی کے لیے مدت کی تحدید کیسے کر سکتی ہے ؟
اگر کوئی عورت یہ خیال کرے کہ اس کی ماہواری ختم ہو چکی ہے اور نماز کی ادائیگی ضروری ہے لیکن بعد میں اسے پھر خون یا براؤن رنگ کا پانی آئے تو اسے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب عورت کو حیض آئے چاہے زیادہ ہو یا کم تو اس کا طہر خون ختم ہونے سے ہوگا، اور بہت سے فقہاء کا کہنا ہے کہ حیض کی کم از کم مدت ایك رات اور دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ یوم ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاں حیض کی کم یا زیادہ کی کوئی مدت مقرر نہیں، بلکہ جب بھی حیض کی مکمل صفات کے ساتھ خون آئے تو وہ حیض شمار ہوگا، چاہے کم ایام ہو یا زیادہ.

شیخ الاسلام کہتے ہیں:

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اللہ تعالی نے حیض کو کئی ایك احکام سے معلق کیا ہے، اور اس کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہیں کی، اور نہ ہی دونوں حیضوں کے درمیان طہر کی مدت مقرر کی ہے حالانکہ امت محتاج بھی تھی اور عام اس میں مبتلا بھی ہیں ....

اس کے بعد پھر کہتے ہیں:

علماء کرام نے اس کی تحدید کی ہے اور پھر اس تحدید میں اختلاف بھی کیا ہے، کچھ علماء تو زیادہ سے زیادہ مدت کی تحدید کرتے ہیں لیکن کم از کم مدت کی تحدید نہیں کرتے، تیسرا قول زیادہ صحیح ہے وہ یہ کہ: اس کی کوئی تحدید نہیں نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ کی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (19 / 237).

دوم:

حیض کے علاوہ استحاضہ کا خون بھی ہے جس کی صفات حیض کے خون سے مختلف ہیں، اور اس کے احکام بھی حیض سے مختلف ہیں، استحاضہ کا خون درج ذیل اشیاء کے ساتھ پہچانا جا سکتا ہے:

رنگت: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے، اور استحاضہ کا خون سرخ.

کیفیت: حیض کا خون گاڑھا اور غلیظ اور استحاضہ کا خون پتلا ہوتا ہے.

بو: حیض کا خون بدبودار اور کریہہ اور استحاضہ کا خون بدبودار نہیں ہوتا کیونکہ یہ عام رگ سے خارج ہوتا ہے.

ان صفات کے ساتھ حیض کے خون میں پہچان ہو سکتی ہے اس لیے جب حیض والی صفات پائی جائیں تو اسے حیض شمار کیا جائیگا، اور یہ غسل واجب کرتا ہے، اور اس کا خون نجس ہے، لیکن استحاضہ غسل واجب نہیں کرتا.

اور حیض آنے کی صورت میں نماز روزہ کی ادائیگی نہیں ہوتی لیکن استحاضہ نماز روزہ کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتا، بلکہ اگر خون نہ رکے تو صرف کپڑا وغیرہ لپیٹ کر ہر نماز کے لیے وضوء کر نماز ادا کی جائیگی، چاہے دوران نماز بھی خون آتا رہے یہ مضر نہیں.

سوم:

عورت طہر کو درج ذیل دو اشیاء میں سے ایک چیز کے ساتھ پہچان سکتی ہے:

ا ـ سفید مادہ خارج ہونا: رحم سے صاف شفاف پانی خارج ہونا طہر کی علامت ہے.

ب ـ خون بالکل خشك اور آنا بند ہو جانا: اگر عورت کو سفید پانی نہ آئے اور خون آنا بالکل بند ہو جائے تو اس سے عورت طہر پہچان سکتی ہے ، یعنی جب خون آنے والی جگہ میں روئی رکھے اور روئی بالکل صاف ہو تو وہ پاك ہو چکی ہے اسے غسل کر کے نماز روزہ کی ادائیگی کرنا ہوگی، لیکن اگر روئی سرخ یا زرد یا براؤن نکلے تو وہ نماز ادا نہ کرے.

صحابہ کے دور میں عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس پرس بھیجا کرتی تھیں جس میں زرد مادہ لگی ہوئی روئی ہوتی تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتیں: تم جلدی مت کرو حتی کہ سفید پانی نہ دیکھ لو "

اسے امام بخاری نے کتاب الحیض باب اقبال المحیض و ادبارہ میں تعلیقا روایت کیا ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ نے

مؤطا حدیث نمبر (130)میں.

الدرجۃ: اس چیز کو کہا جاتا ہے جس میں عورت اپنی خوشبو اور دوسرا سامان وغیرہ رکھتی ہے.

الکرسف: روئی کو کہا جاتا ہے.

اور القصۃ: حیض ختم ہونے کے وقت سفید پانی خارج ہونے کو کہتے ہیں.

السفرۃ: کا معنی زرد پانی ہے.

لیکن اگر زرد یا گدلا پانی طہر کے ایام میں آئے تو اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا جائیگا، اور اس میں نماز اور روزہ ترک نہیں کرےگی، کیونکہ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس سے جنابت ہوتی ہے.

کیونکہ ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" طہر کے بعد ہم زرد اورگدلا پانی کچھ بھی شمار نہیں کرتی تھیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (307) صحیح بخاری حدیث نمبر (320) لیکن بخاری کی روایت میں" طہر کے بعد " کے الفاظ نہیں.

الکدرۃ: اس براؤن رنگ کے پانی کو کہتے ہیں جو گندے پانی کے مشابہ ہوتا ہے.

لا نعدہ شیئا: یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کرتی تھیں، لیکن یہ پانی نجس ہے اسے دھونا اور وضوء کرنا واجب ہے.

اور اگر سفید پانی حیض کے ساتھ متصل ہو تو وہ گدلا پانی حیض شمار ہو گا.

چہارم:

اگر عورت سمجھے کہ وہ پاك صاف ہو چکی ہے، لیکن پھر خون آ جائے تو اگر وہ خون حیض کی علامات رکھتا ہو اسے حیض شمار کیا جائیگا، وگرنہ وہ استحاضہ ہے.

اس لیے پہلی حالت میں وہ نماز وغیرہ کی ادائیگی نہیں کرےگی.

لیکن دوسری حالت میں اسے کپڑا وغیرہ باندھ کر ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرنا ہوگی.

اور گدلا پانی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اگر وہ طہر کے بعد آئے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ پاك ہے لیکن اس

سے وضوء کرنا واجب ہے.

اور اگر وہ حیض کی مدت دوران اور طہر سے قبل آئے تو اس کا حکم حیض والا ہو گا.

واللہ اعلم .